بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آں کہ باشد در قیامت دستگیر
دم بدم باشی ہم اور دانی نیم

ہے دست مرد پیر تا مردے شوی
جز بہ مردانِ نیست راہِ رہبری
پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست بس پُر آفت و خوف و خطر

یا اللہ جل جلالہٗ
الٰہی تا بود خورشید و ماہی
چراغ چشتیاں را روشنائی

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ج (سورہ الفتح)

سراج الاولیاء

(اے رسول اللہ) تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تجھ سے سوائے اسکے نہیں کہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھ اُن کے کے (ترجمہ)

چوں ید اللہ فوق ایدیہم بود — دست اُو را دست خود فرمودہ احد
چوں قبول حق بود آں مرد راست — دست اُو در کارہا دستِ خداست

مختصر حالات: بندگی میر کارواں، قطب دوراں، منبع جود و عرفاں، غوث زماں، سراج السالکین، زبدۃ العارفین، سند الموحدین جناب قبلہ اعلیٰ حضرت

خواجہ امیر احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، آستانہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ امیریہ، سلیمان آباد شریف (بسال شریف) ضلع کیمبل پور

زیر سرپرستی: خواجۂ ملت، مرشد کامل، مجاہد اعظم جناب حضرت شاہزادہ خواجہ محمود بخش صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ امیریہ بسال شریف

مؤلف: کفش بردار خواجگانِ چشت فقیر محمد عبد الجلیل چشتی پنڈی گھیب خادم دربار عالیہ بسال شریف

حبیب آرٹ پریس پنڈی گھیب

" ایامِ عرس حضرات مبارک مشائخِ عظام "

٥ جناب حضرت خواجہ نور محمد صاحب قبلۂ عالم مہاروی علیہ الرحمۃ	مہار شریف	۱ تا ۳ ذی الحج
٥ جناب حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان صاحب علیہ رحمۃ	تونسہ شریف	۵ تا ۷ صفر المظفر
٥ جناب حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب علیہ الرحمۃ	تونسہ شریف	۲۷ تا ۲۹ جمادی الاوّل
٥ جناب حضرت خواجہ حافظ محمد موسیٰ صاحب علیہ الرحمۃ	تونسہ شریف	۱۳ تا ۱۵ ذی الحج
٥ جناب حضرت خواجہ محمد حامد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	تونسہ شریف	۲۱ تا ۲۳ ذی الحج
٥ جناب حضرت خواجہ محمد محمود صاحب علیہ رحمۃ	تونسہ شریف	۱۱ تا ۱۳ ربیع الثانی
٥ جناب حضرت خواجہ نظام الدین صاحب علیہ رحمۃ	تونسہ شریف	۵ تا ۷ صفر المظفر
٥ جناب حضرت خواجہ حافظ محمد سدید الدین صاحب علیہ رحمۃ	تونسہ شریف	۱۱ تا ۱۳ شوال المکرم
٥ جناب حضرت خواجہ امیر احمد صاحب بسالوی علیہ الرحمۃ		۱۹ تا ۲۱ ذی الحج
٥ جناب حضرت خواجہ میاں محمد صاحب بسالوی علیہ الرحمۃ		۵ تا ۷ محرم الحرام

ضروری نوٹ: جناب اعلیٰحضرت اعلیٰ حضرت خواجہ امیر احمدؒ کی سوانح عمری، تعلیمات، ارشادات، ملفوظات اور کرامات پر ایک جامع کتاب زیرِ عنوان "شہبازِ ولایت" زیرِ اشاعت ہے۔ اگر کسی برادرِ طریقت کے پاس جناب [redacted] کے متعلق مستند اور صحیح قسم کی معلومات ہوں تو وہ پتہ ذیل پر بندہ سے ازراہ کرم تحریراً یا تقریراً رابطہ قائم کرے۔

کفش بردار خواجگانِ چشت فقیر محمد عبد الجلیل چشتی خادم دربار بسال شریف۔

بالبسم اللہ بگیرم خامہ را　　　بحمد اللہ نویسم شانہ را

جائے پیدائش

میر کارواں، قطبِ دوراں، غوثِ زماں، شیخ جودِ عرفان، سراج السالکین، زبدۃ العارفین، سند المؤحدین جناب اعلیٰ حضرت خواجہ امیر احمد رح کی ولادت باسعادت ضلع لورالائی، تحصیل موسیٰ خیل علاقہ پولیٹیکل ٹھیکہ کے قریب تھک سوڑا کے مقام پر ہوئی۔ جو کہ تونسہ شریف سے مغرب کی جانب واقع ہے۔

خاندان

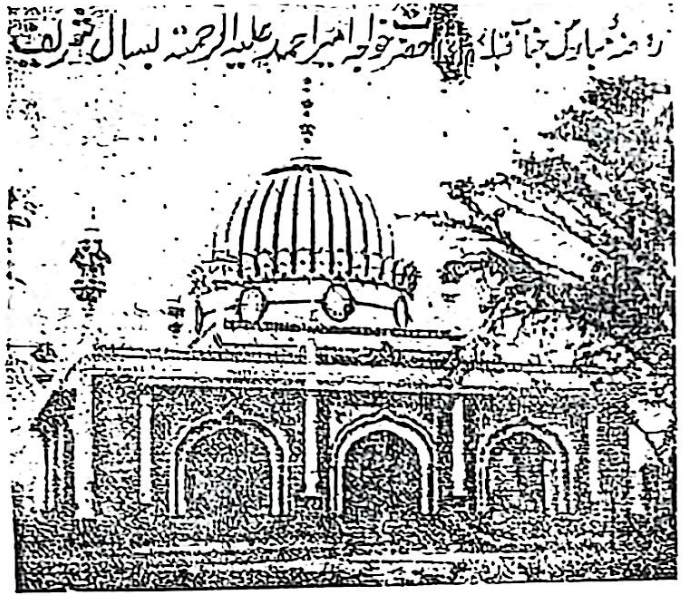
جناب اعلحضرت رح بلوچستان کے بزدار قبائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ چونکہ آپ رح کے جدِ امجد حضرت جلاد رح ایک کامل ولی اللہ تھے۔ اسی نسبت سے آپ رح کو جلالانی جلاوانی بلوچ بھی کہتے ہیں۔ آپ کے والدِ محترم حضرت حافظ قاری غلام محمد صاحب رح نہایت ہی متقی، زاہد اور عابد تھے۔

شجرۂ نسب

اعلیٰ حضرت جناب خواجہ امیر احمد رح بن جناب حافظ غلام محمد صاحب رح بن جناب میاں گل محمد صاحب رح بن جناب خیر محمد صاحب رح بن جناب بگو رح بن جناب جلاب رح بن جناب جلال الدین رح بن جناب عالی رح بن جناب یار دین رح بن جناب بجار رح بن جناب شاہ ھوزک رح بن جناب رند رح بن جناب بلوچ خوت رح (جن کے نام سے بلوچ مشہور ہوا) بن جناب حمزہ اللہ اکبر رح بن جناب حسین رح بن حضرت عبداللہ رض بن حضرت عباس رض بن حضرت علی المرتضیٰ رض

پیدائشی ولی اللہ

جناب اعلحضرت مادرزاد ولی اللہ تھے۔ اوائل عمر سے ہی آپ رح سے کرامات کا ظہور شروع ہو گیا تھا۔ ایک دن آپ رح کی والدہ محترمہ رح آپ رح کو پنگھوڑے میں سلا کر پانی لینے کے لئے باہر گئیں۔ واپس آ کر دیکھا تو انہا



حیران اور پریشان ہوئیں، کہ جناب اعلیٰحضرت نے اپنی مٹھی میں ایک کالے ناگ کو پکڑ رکھا ہے۔ اور اس کو اپنے دھن مبارک سے چوس رہے ہیں۔ ایک اور دفعہ آپ کو دائی صاحبہ نے کپڑے میں لپیٹ کر پشت پر ڈال کر سنگھر نالہ کو بوجہ طغیانی بیل کی دم پکڑ کر عبور کیا۔ راستے میں خوب غوطے کھائے۔ لیکن کنارے پر پہنچ کر انتہائی حیران اور ششدر ہوگئیں، کہ اعلیٰ حضرت جس کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے وہ بھی خشک تھا۔ اور آپ مسکرا رہے تھے۔ اس قسم کے کئی اور واقعات شاہد ہیں کہ آپ مادرزاد اور پیدائشی ولی اللہ تھے۔

تعلیم و تربیت

جناب اعلیٰحضرت نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار حضرت حافظ قاری غلام محمد صاحب سے حاصل کی۔ اور مزید تحصیل علم کیلئے جھوک منڈرانی میں جناب میاں رانجھا صاحب کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ اسکے بعد معرفت اور حقیقت کے اسرار و رموز کی تعلیم جناب حضرات خواجہ میر پٹھان کے دربار میں حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ آپکی فطری صلاحیتوں اور ذہانت کی بدولت آپ کے بڑے مداح تھے۔ تونسہ شریف میں آپ نے حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ کے ہمراہ تعلیم حاصل کی۔ اور آپ کی دستاربندی جناب حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ کے ہمراہ جناب حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب کے دست مبارک سے ہوئی۔ جناب اعلیٰحضرت جملہ علوم میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ نظم، صرف، نحو، فقہ، تفسیر اور حدیث شریف کے ماہر تھے۔ جب آپ مثنوی شریف ترنم سے پڑھتے تو آپ کے استاد صاحب وجد میں آکر اپنی ٹوپی جناب کے سر مبارک پر پہنا دیتے۔ جناب اعلیٰحضرت تین سال تک اپنے پیر و مرشد ہادی برحق حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب کے پیش امام بھی رہے، آپ گنج کنوارے تھے۔ ساری عمر آپ نے شادی کا نام بھی نہیں لیا۔

قال را بگذار مرد حال شو
پیش مرد کامل پامال شو
چوں گرفتی پیر را تسلیم شو
ہم چوں موسیٰ زیر حکم خضر رو

ہو گئے۔ لیکن مخلوقِ خدا نے اس دور افتادہ جگہ پر بھی آپؒ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ جناب اعلیحضرتؒ روزانہ

خرقۂ خلافت

بلاناغہ سحری کے وقت ذکر جہر فرماتے اور ساتھ ہی محفل سماع کا بھی اہتمام فرماتے۔ آپؒ کے پاس

جناب اعلیحضرتؒ کو حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسویؒ، حضرت خواجہ محمد موسیٰ صاحبؒ المعروف حضرت ... کے لئے صرف ایک معمولی سی جھونپڑی اوڑھنے کے لئے صرف ایک لحاف تھا جو کہ درویش باری

موسیٰ صاحبؒ اور حضرت خواجہ احمد میروی سے خرقۂ خلافت عطا ہوا۔ اور مخلوقِ خدا کو دست بیعت باری ایک دوسرے پر اوڑھ لیتے۔ اسی طرح سے رات کٹ جاتی حتیٰ کہ نماز تہجد کا وقت ہو جاتا۔ خداوند تعالیٰ

کرنے اور صراطِ مستقیم کی رہنمائی کیلئے اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ حضرت خواجہ احمد میرویؒ ان دنوں صورت جنگل میں بھی آپؒ کیلئے غیبی روزی کا بندوبست فرما دیتے تھے۔ لوگ طرح طرح کے کھانے اور میوے دانے

آفتاب عالمتاب اُفقِ عرفان پر جگمگا رہے تھے۔ دور دراز سے علماء و فضلاء تشنگی علم کو سیراب کرنے نذرانے کے طور پر لاتے۔ اور جناب [redacted] کے درویش سیر ہو کر کھاتے۔ جس دن کھانے کو کوئی چیز میسر نہ

کیلئے میرا شریف میں جوق در جوق حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس وقت آپؒ کو ایک جید عالم دین کی ضرورت محسوس ہوئی، اس دن اعلان کر دیا جاتا کہ آج عید ہے، اور اس عید کی حقیقی خوشیوں کا علم صرف صاحب نظر حضرات

بنا بریں حضرت خواجہ احمد میرویؒ جناب [redacted] حضرت خواجہ امیر احمدؒ کو تونسہ شریف سے اپنے پاس کو ہی ہو سکتا ہے۔ آپؒ نے کبھی بھی کھانے پینے کی چیزوں کا ذخیرہ نہیں کیا۔ آپ عموماً فرمایا کرتے تھے۔

آئے۔ ایک روز معرفت کا بحر بیکراں پوری آن بان اور آب و تاب کے ساتھ ٹھاٹھیں مارتا دریا۔۔۔ پلے خرچ نہ بندھے پنکھی تے درویش جنہاں تکیہ رب دا انہاں رزق ہمیش

ولایت جوش میں تھا۔ ایسی میں علم معرفت کا انداز خیال عجیب تیز پہنچ گیا۔ دفعتاً حضرت خواجہ

لباس

احمد میرویؒ نے جناب اعلیحضرتؒ کو اپنی آغوش مبارک میں لے لیا۔ اور دست و بازو پسار کر گلے لگا لیا

اور عجیب و غریب منظر پیدا ہو گیا۔ بقول کسے

سادگی عمر میں جناب اعلیحضرتؒ کا دستور مبارک تھا کہ پہننے کے لئے صرف ایک ہی کرتہ مبارک

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی

تھا۔ آپؒ سر پر کپڑے کی گول ٹوپی پہنتے تھے۔ اور نیلے رنگ کی چادر تہہ بند کے طور پر باندھتے تھے

تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

ہے آسمانی رتبہ ہے اس شخص کا۔ ہے خدائی بھید گدڑی میں چھپا

میرا شریف سے جھلار میں اقامت پذیر ہونے کا بیان

فقر و غنی

جناب اعلیحضرتؒ تقریباً تیس سال تک میرا شریف میں مقیم رہے۔ لیکن جناب حضرت خواجہ احمد جناب اعلیحضرتؒ فقر میں انتہائی درجہ پر متمکن تھے۔ آپؒ شریعت مصطفےٰ کے سختی سے پابند تھے

میرویؒ کے وصال کے بعد آپؒ نے پہاڑ جو کہ کیمبل پور کے قریب واقع ہے یعنی جھلار کے مقام آپؒ فقیروں، غریبوں، مسکینوں اور درویشوں سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ اسی لئے آپؒ کو خواجہ

قیام فرمایا۔ دس پندرہ درویش ہر وقت آپؒ کے ہمرکاب ہوتے تھے۔ جھلار ایک نہایت ہی حسین غریب النوازؒ کے لقب سے بھی پکارا جاتا ہے۔ آپؒ کی ساری زندگی رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خوبصورت وادی ہے۔ جہاں بہت سے قدرتی مناظر، خوش رنگ چشمے اور مرغزار ہیں۔ جناب اعلیحضرتؒ کی حدیث مبارک اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کی سچی اور زندہ تصویر تھی

اس جگہ ڈیرہ ڈال کر اللہ اللہ کرنا شروع کر دیا۔ اور دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر ذکر الٰہی میں جو نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

دنیاداروں سے نفرت

جناب اعلیحضرتؒ ہمیشہ دنیاداروں، رئیسوں اور نوابوں سے اپنے دامن کو بچاتے تھے۔ آپ ساری عمر میں کبھی بھی کسی دنیادار کے دروازے پر نہیں گئے۔ آپؒ دنیاداروں کو کاخو کے لفظ سے یاد فرماتے تھے۔ جو کہ بلوچی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی بلا کے ہیں اور بلوچ قوم اپنے بچوں کو ڈرانے کیلئے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ بقول شاعر ؎

اہل دنیا چوں سگ دیوانہ اند

دور شو زیشاں کہ بس بیگانہ اند

لسبال شریف میں آمد

جھلاوان میں تقریباً تین سال قیام کرنے کے بعد تقریباً ۱۹۱۷ء میں جناب اعلیحضرتؒ لسبال شریف لے آئے۔ جس سے حضرت خواجہ احمد میروی رحؒ کی وہ پیشن گوئی درست ثابت ہوئی۔ جو کہ آپ نے ایک سفر کے دوران کی تھی۔ جناب حضرت خواجہ احمد میرویؒ گڑھی شریف سید فاضل شاہ صاحبؒ کے عرس مبارک میں شمولیت کیلئے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپؒ نے لسبال شریف کے مولوی ظہور الحق صاحبؒ کو حکم دیا کہ اس جگہ ایک مکان تیار کرو۔ لیکن مولوی صاحبؒ نے فرمایا کہ حضورؒ یہ جگہ ویران ہے، جنوں اور بھوتوں کا مسکن ہے تو دن کے وقت بھی خوف آتا ہے۔ اگر اس جگہ مکان تعمیر کیا گیا تو لوگ اسے جواخانہ اور بدکاری کا اڈہ بنا لیں گے۔ لیکن جناب حضرت خواجہ میرویؒ نے فرمایا کہ اس جگہ کسی کو بھی برائی کا ارتکاب کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ اس مٹی سے مجھے اللہ جل شانہٗ کے مقبول بندے کی خوشبو آرہی ہے۔ اس مکان میں قیامت تک اللہ اللہ ہوتی رہے گی۔ اور یہ مکان قیامت تک آباد رہے گا۔ جناب حضرت خواجہ احمدؒ کے وصال کے کچھ ہی عرصہ بعد یہ پیشن گوئی حرف بحرف من و عن درست ثابت ہوئی۔

؎ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

درس و تدریس

جناب اعلیحضرتؒ نے لسبال شریف میں ایک عظیم الشان مسجد اور مدرسے کی بنیاد ڈالی جس میں ہر وقت تین چار سو کے لگ بھگ طالب علم اور درویش زیور تعلیم سے مزین اور آراستہ ہوتے تھے۔ آپ ایک قابل اور لائق دینی مدرس تھے۔ آپؒ کے پاس بلوچ طالب علم کثرت سے آیا کرتے تھے۔ آپؒ جب بھی علاقہ بہار بلوچستان میں جاتے تو بہت سے طالب علم اپنے ہمراہ لے آتے اور فارغ التحصیل طالب علموں کو مخلوق خدا کو صراط مستقیم دکھانے اور دینی تعلیم کی درس و تدریس کیلئے واپس چھوڑ آتے۔ ساری عمر آپؒ کا یہی معمول رہا۔ سفر و حضر میں درس و تدریس کا کام جاری رہتا تھا۔

؎ ہر کہ بدرگاہِ تو آمد محروم نہ رفت گرچہ خالی بود از روز الست

اخلاق و کردار

جناب اعلیحضرتؒ نہایت ہی خلیق، ملنسار، منکسر المزاج اور خوش طبیعت تھے۔ اگر کوئی بدبخت یا شقی القلب آپؒ کو یا آپؒ کے درویشوں کو ناجائز تنگ کرتا، تو پھر بھی آپؒ اس سے اخلاق کریمانہ اور سلوک مشفقانہ سے پیش آتے۔ اور وہ خود بخود نادم، شرمسار اور پشیمان ہو کر قدموں پر گر پڑتا۔ کئی کافروں نے آپؒ کے اوصاف حمیدہ اور بلند اخلاق سے متاثر ہو کر کفر کے جبہ توڑ پھینکے اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ بقول حافظ شیرازیؒ ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام

با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

وصال

جناب اعلیحضرتؒ آخری عمر میں پتھری کی بیماری میں مبتلا تھے۔ اور اسی وجہ سے چلنے پھرنے سے

معتقد و مرید ہو گئے تھے۔ آپؒ کے درویش پانی بھی اٹھا کر ادھر ادھر سے جاتے تھے۔ آخر آپؒ سخت علیل ہو گئے لیکن سخت علالت اور ضعیفی کے باوجود بھی آپؒ نے نماز باجماعت کی پابندی ترک نہ کی۔ اور اسی بیماری کی حالت میں ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ کو جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اور دار فنا سے دار بقا کی طرف نقل مکانی کر گئے۔ آپؒ کی عمر تقریباً ۸۵ سال تھی۔ حافظ محمد امیر بخش چشتی تونسوی نے یہ قطعہ تاریخ وصال لکھا۔

نیّر برجِ ولایت پرتو شانِ جمال
شیخ ما خواجہ امیر احمدؒ شہ تخت بسال
منتظر فردوسِ روحش مصدرِ فیضِ عمیم
۱۲۸۴ھ
مظہر رفعت وصالش "غنچۂ رازِ نہاں"
۱۳۵۷ھ

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ہ

مسند خلافت

جناب اعلیٰحضرتؒ کے وصال کے بعد آپؒ کے سب سے بڑے بھائی حضرت خواجہ درویش محمد صاحبؒ کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ میاں محمد صاحبؒ "ثانی صاحبؒ" کے لقب سے مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپؒ بڑے عالم، فاضل، عابد، زاہد، متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپؒ کی تربیت خود اعلیٰحضرتؒ کے زیر سایہ ہوئی تھی۔ آپؒ نے انتہائی کٹھن اور مشکل حالات میں دربار شریف کے جملہ امور پر توجہ دی۔ دربار شریف کی تعمیر بھی آپؒ ہی کے دور میں مکمل ہوئی۔ جس پر لاکھوں روپے صرف کئے گئے۔ جس دن روضہ شریف کی تعمیر کی بنیاد رکھی گئی۔ اس روز آپؒ کے پاس صرف پانچ روپے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور خواجگان بہشت کی خیر و برکت سے لاکھوں روپے

کی آمدنی ہوئی۔ اور روضہ شریف کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ آپؒ کی انتہائی خدمت اور انتھک محنت اور لگن کی بدولت دربار شریف کی عزت و شہرت دن دگنی رات چوگنی ہو گئی۔ اور لنگر شریف کو چار چاند لگ گئے۔ آپؒ نے خلافت کا کما حقہٗ حق ادا کر دیا۔ بالآخر آپؒ بھی ہمیں داغِ مفارقت دے کر نقل مکانی کر کے اپنے محسن و مربی کے پہلو میں تشریف لے گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ہ

خلیفۃ الثالث

جناب ثانی صاحبؒ کے وصال کے بعد خلافت کا بوجھ جناب خلیفۂ ثالث حضرت خواجہ محمد محمود بخش صاحب دامت برکاتہم العالی کے کندھوں پر آن پڑا۔ آپؒ کو تختِ امیریہ پر حضرت شہزادہ مولانا حافظ ابو البشیر الحاج خواجہ غلام فخر الدین صاحب نظامی سجادہ نشین دربار عالیہ محمودیہ نظامیہ تونسہ شریف نے جلوہ افروز ہونے کا شرف بخشا۔ خدائے ذوالجلال عالی جناب کا سایۂ عاطفت ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ اور عقیدت مند اپنی جھولیاں مرادوں سے بھرتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

بر درِ درویش رو ہر صبح و شام
تا ترا حاصل شود مطلب تمام
گر تو سنگِ خارہ مرمر بشوی
چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

کرامات

یوں تو اعلیٰحضرت جناب اعلیٰحضرتؒ کی کرامات اتنی ہیں کہ کئی دیوان مرتب ہو سکتے ہیں لیکن چند ایک کرامات اجمالاً اور تبرکاً درج کی جاتی ہیں۔ یہ کرامات آپؒ کی سوانح عمری

زیر عنوان سنبھالا ولایت، مولف فقیر محمد عبد الجلیل چشتی کے اقتباسات پر مشتمل ہیں جو کہ ابھی زیر اشاعت ہے۔ آپؒ کی کرامات کا تفصیلاً ملاحظہ کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ کیجئے گا۔ ... لوح محفوظ است پیش اولیاء ...

از چہ محفوظ است محفوظ از خطا ...

کرامت نمبر ۱

لعل خان بلوچ کی قبر کا وجد کرنے کا واقعہ

اعلیٰ حضرتؒ ایک طالب علم لعل خان بلوچ نامی سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ اور اس سے بڑی شفقت سے پیش آتے تھے۔ ایک دفعہ آپؒ اپنے وطن پہاڑ بلوچستان میں تشریف لے گئے اور لعل خان بلوچ کا پیچھے انتقال ہو گیا۔ جب آپؒ اپنے وطن سے واپس آئے تو اس کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے گئے۔ جوں ہی آپؒ قبر پہ پہنچے تو قبر نے وجد کرنا شروع کر دیا۔ قبر دو نیم ہو کر شق ہونا چاہتی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر جناب اعلیٰحضرتؒ نے اپنے ہمراہ درویشوں سے فرمایا کہ لعل خان آج بڑا خوش ہے۔ قبر سے باہر نکل کر ملنا چاہتا ہے۔ لیکن ایک درویش نے شرعی حدود کی پامالی کا اشارہ کیا۔ اور آپؒ نے لعل خان کو آرام کرنے کا مشورہ دیا۔ جس سے قبر نے وجد کرنا بند کر دیا۔

ہر کہ باشد کشتۂ شمشیر دوست
آں نہ میرد زندۂ جاوید اوست

کرامت نمبر ۲

غیبی رزق کا واقعہ

ایک دفعہ جناب اعلیٰحضرتؒ کراچی شریف عرس میں شمولیت کی خاطر پیدل جا رہے تھے۔ دلے والی والا قوال میاں نیک محمد بھی ہمراہ تھا۔ راستے میں سفر کی وجہ سے تمام درویشوں کو خوب بھوک

لگی۔ شام کے وقت ایک تالاب کے کنارے ڈیرہ ڈال لیا۔ اور ذکر فکر کی محفل جمائی گئی۔ آپؒ نے میاں نیک محمد قوال کو حکم دیا کہ مولود شریف پڑھو۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضور مولود شریف کیسے پڑھوں بھوک سے تو قریب بے ہوش ہوں۔ جب اعلیٰحضرتؒ نے یہ الفاظ سنے تو فرمایا۔ جاؤ اور اس تالاب کے دوسرے کنارے پر ڈھیری پر چڑھ کر آواز دو کہ مائی رانی فقیر صاحب لسال شریف والے کے درویش بھوکے ہیں۔ انہیں روٹی دو۔ میاں نیک محمد نے حکم کی تعمیل کی حالانکہ یہی آواز میں یہ الفاظ دہرائے کیونکہ دور دور تک کسی آبادی کا نام و نشان نہیں تھا۔ واپس ہو کر میاں نیک محمد نے مولود شریف پڑھے بھوک کے باوجود محفل میں پر اسرار وجد طاری ہوا۔ اسی کیف و مستی کے عالم میں اچانک بائیں طرف سے ایک عورت اور ایک مرد لالٹین لیے ہوئے نمودار ہوئے۔ انہوں نے طرح طرح کے کھانے سروں پر اٹھا رکھے تھے۔ اور جناب [redacted]ؒ کی خدمت عالیہ میں دست بستہ کھانا پیش کیا۔ اور ساتھ ہی معذرت کے خواستگار ہوئے کہ ہمیں دیر سے آپؒ کی اطلاع ملی۔ تمام لوگ بڑے حیران اور ششدر رہ گئے۔ ...

ہر کہ عاشق شد جمال ذات را ... اوست سید جملہ موجودات را

کرامت نمبر ۳

گیدڑوں کا واقعہ

ایک دفعہ جب جناب اعلیٰحضرتؒ خواجہ غریب نوازؒ کو لسہ شریف عرس میں شمولیت کیلئے تشریف لے گئے۔ تو آپؒ کے ہم وطن بلوچوں نے آپؒ کی خدمت عالیہ میں شکایت کی۔ کہ گیدڑوں نے ہمارے علاقے میں تباہی مچا رکھی ہے۔ فصلوں اور مال مویشیوں کا ستیاناس کر رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرتؒ نے انہیں ایک گیدڑ کا بچہ پکڑ کر لانے کو کہا۔ وہ گیدڑ کا بچہ پکڑ کر لے آئے۔ آپؒ نے اس گیدڑ کے بچے کو سمجھایا۔ کہ جا کر اپنے ماں باپ کو سمجھا دو۔ کہ پڑوسیوں کا نقصان نہ کیا کرو۔ اور اسے پیغام دے کر چھوڑ دیا۔ جناب اعلیٰحضرتؒ کی وجہ سے آج تک اس علاقہ میں گیدڑ اور مویشی اکٹھے پھرتے رہتے ہیں۔ لیکن کبھی بھی کسی چیز کو کوئی

گزند نہیں پہنچاتے۔

تو هم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو هیچ
یادِ او گر مونس جانت بود — هر دو عالم زیرِ فرمانت بود

کرامت نمبر ۴

گڑھی شریف کے روضۂ مبارک کی تعمیر

گڑھی شریف میں پیر عاشق شاہ صاحبؒ کے روضۂ مبارک کی دو تین دفعہ تعمیر کی گئی۔ لیکن روضہ شریف ہر دفعہ اوپر سے شق ہو کر ڈھ کر گر پڑتا۔ چنانچہ سجادہ نشین صاحب پیر اکرم شاہ صاحب اعلیحضرتؒ کی خدمت اقدس میں آئے۔ اور آپؒ سے درخواست کی کہ ہمارے اعلیٰ حضرت صاحبؒ ہمیں روضہ شریف کی تعمیر نہیں کرنے دیتے۔ آپؒ ہمیں اُنؒ سے اجازت لے دیں۔ چنانچہ جناب اعلیحضرتؒ گڑھی شریف تشریف لے گئے۔ اور تقریباً پون گھنٹہ تک مراقبہ کی حالت میں رہے۔ اور اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ اب اجازت ہے۔ روضۂ شریف کی تعمیر کرو۔ اللہ جل مجدہٗ کی قدرت سے آج تک وہ روضہ شریف صحیح و سالم ہے

دل فرش پر ہے تیری نظر — سر عرش پر ہے تیری گزر
ملکوت و ملک کوئی شے نہیں — وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کرامت نمبر ۵

طالب علم کو ریل گاڑی کے کچلنے سے بچانے کا واقعہ

ایک دفعہ جمعرات کے روز طالب علم جنگلی بیر کھانے کیلئے پہاڑ میں چلے گئے۔ اور ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے سرنگوں کے اندر چلے گئے۔ اچانک ریل گاڑی آگئی۔ تمام طالب علم سرنگ کے محرابوں میں گھس گئے تاکہ ریل گاڑی سے بچا جا سکے۔ ایک ننھا سا طالب علم ریل کی پٹڑی کے اندر لیٹ گیا۔ اس وقت جناب اعلیحضرتؒ خواجہ غریب النوازؒ اپنے درویشوں کے ہمراہ لیسال شریف میں بار بار یہ دعا کر رہے تھے

کہ سب لوگ دعا کرو۔ کہ ہمارے بچے خیریت سے واپس آجائیں۔ ایک روایت کے مطابق عین اسی وقت ریل گاڑی کے پہیئے اس بچے کے اوپر سے ہوا میں اٹھ گئے۔ اور وہ بچہ زندہ سلامت نکل آیا۔ ... بچہ گاڑی گزرنے کے بعد بھی پٹڑی میں لیٹا ہوا تھا اور سہم گیا۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اُس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

کرامت نمبر ۶

حضرت خواجہ محمد محمود صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل

ایک دفعہ خواجہ غریب النوازؒ تونسہ شریف تشریف لے گئے۔ اور واپسی پر جب آپؒ اپنے وطن پہاڑ کی طرف جانے لگے۔ تو حضرت خواجہ محمد محمود صاحب تونسویؒ نے آپؒ کو حکم فرمایا۔ کہ یہ بھی خشک سالی ہے۔ اگر آپ نے سنگر نالے کو بارش کے پانی سے پُر کر کے نہ بھیجا۔ تو ہم تمہیں آئندہ یہاں نہیں آنے دیں گے۔ جناب ... نے اپنے پیر زادہؒ کی خدمت اقدس میں دست بستہ عرض کی کہ حضورؒ یہ کام تو خود بھی کر سکتے ہیں۔ مجھے کیوں بہانہ بنا رہے ہیں۔ چنانچہ جب اعلیحضرتؒ ڈیرہ بورڈ کے مقام پر پہنچے تو اتنی تیز بارش ہوئی کہ تمام نالہ بارشی پانی سے بھر گیا۔

مردانِ خدا خدا نباشند — ولیکن ز خدا جدا نباشند

کرامت نمبر ۷

پاکپتن شریف کے بہشتی دروازے میں سے گزرنے کا واقعہ

ایک دفعہ خواجہ غریب النوازؒ اجمیر شریف سے واپس ہو کر لیسال شریف آ رہے تھے۔ راستے میں آپؒ نے لوگوں کے اصرار پر سورگ کے مقام پر قیام فرمایا۔ ساتویں محرم الحرام کے دن آپؒ نے اپنے مکان کے دروازے کو اندر سے بند کر دیا۔ اور یہ دروازہ تقریباً تین گھنٹے تک اندر سے بند رہا۔ عین اسی وقت سورگ کے کسی آدمی نے آپؒ کو پاکپتن شریف میں بہشتی دروازے میں سے گزرتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ

واپس آیا تو آپ نے لوگوں کو بتایا۔ کہ اس دفعہ تو خفر صاحب نیپال شریف والے نے میرے ساتھ بڑی مہربانی فرمائی ہے۔ آپ میرے ساتھ بہشتی دروازہ میں سے گزرے ہیں۔ لیکن لوگوں نے کہا۔ کہ اس دن تو اعلیٰ حضرت ہمارے پاس بسورک میں ہی مقیم تھے۔ البتہ دروازہ اس دن تقریباً تین گھنٹے تک اندر سے بند رکھوا گیا تھا۔

اولیاء را داد قدرت کردگار
خویش تن را جسم سازد صد ہزار

★

نیست خوف و غم برائے اولیاء — این چنین فرمودہ حق جل وعلا
ہمچنین فرمودہ حضرت مصطفیٰ — باعث رحمت شفیع روز جزا
اولیائے امت بشند با خدا — ہست این فضل و کرم جود و عطا
از طفیل اولیاء از آسمان — حق رساند رزق و بارش بیگمان
ہست قائم این زمین از اولیاء — نیست باشد گر نباشد اولیاء

لَا یَسَعُنِی اَرْضِی وَلَا سَمَائِی وَلٰکِنْ یَسَعُنِی قَلْبُ عَبْدِ مُؤْمِن

(حدیث قدسی)

حضور پر نور شافع یوم النشور تاجدار عرب و عجم شہنشاہ انبیاء والم حضرت احمد مجتبےٰ جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ میں نہ آسمانوں کی بلندیوں میں اور نہ زمینوں کی پستیوں میں سما سکتا ہوں۔ ولیکن میں مرد کامل کے دل میں سما سکتا ہوں۔ بقول شاعر

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است
من نگنجم ہیچ در بالا و پست
در زمین و آسمان و عرش نیز
من نگنجم تو یقین داں ای عزیز
در دلِ مومن بگنجم کیں عجب
گر مرا جوئی در آں دلہا طلب